| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اولیاء اللہ کو بعد از وفات متصرف ماننا جہالت ہے

بریلویوں ہماری نہیں مانتے تو اپنوں کی ہی مان لو

بریلوی شیخ الحدیث مولوی غلام رسول سعیدی لکھتا ہے کہ:

یہ کہنا جہالت ہے کہ اولیاء اللہ اپنی وفات کے بعد تصرف کرتے ہیں، مثلاً بیمار کو شفاء دیتے ہیں، ڈوبے ہوئے کو غرق سے نجات دیتے ہیں، دشمن کے خلاف مدد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ کام ان کی سپرد کر دیے ہیں۔

(تبیان القرآن؛ ج ۱۲؛ ص ۵۵۰، فرید بک سٹال لاہور)

اگر یہی بات کسی مسلمان نے کہی ہوتی تو اس پر اب تک اولیاء اللہ کا گستاخ، وہابی قرآن کا منکر اور نہ جانے کیا کیا فتوے لگ چکے ہوتے اب ہم بریلویوں سے بھی گزارش کریں گے کہ اپنی توپوں کا رخ ذرا اس جانب بھی کیجئے۔ اور اگر ہماری نہیں ماتے تو کم سے کم اپنوں کی تو مان لو ورنہ اسی جہالت میں رہو جس کی نشاندہی غلام رسول سعیدی نے کر دی ویسے بھی احمد رضا خان جاہلوں کا جو پیشوا تھا۔

علماء اہل السنۃ والجماعہ پر ہونے والے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات

اور بریلوی رضاخانی مذہب کی حقیقت جاننے کے لئے وزٹ کریں

www.RazaKhaniMazhab.com

www.RazaKhaniMazhab.weebly.com

www.HaqqForum.com

www.youtube.com/RazaKhaniMazhab

تبیان القرآن
علامہ غلام رسول سعیدی
فرید بک سٹال

انسان ان کے پہلے جسم اور روح کے مشابہ ہوتا ہے تو یہ بعید نہیں ہے کہ اس نیک روح کا اس بدن کے ساتھ
کاموں میں اس کی مدد کرے اور اس معاونت کا نام الہام ہے اور اس کی نظیر کفار اور فجار کی روحوں میں
مناسب بدن میں بُرائی کو ڈالتی ہیں اور اس کو وسوسہ کہتے ہیں اور یہ تفسیر اگرچہ مفسرین سے منقول نہیں ہے
زیادہ احتمال رکھتا ہے۔(تفسیر کبیر ج ١١ص ٣١ دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٥ھ)

علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی ١٢٧٠ھ لکھتے ہیں:

یہ کہنا جہالت ہے کہ اولیاء اللہ اپنی وفات کے بعد تصرف کرتے ہیں مثلاً بیمار کو شفا دیتے ہیں ڈوبنے
نجات دیتے ہیں دشمن کے خلاف مدد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ کام ان کے سپرد کر دیئے ہیں ہاں
چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کی وفات کے بعد ان کو کرامت عطا کرتا ہے جیسا کہ ان کی وفات سے پہلے
(پس ان کی دعا سے) اللہ تعالیٰ بیمار کو شفا عطا فرماتا ہے اور ڈوبنے والے کو غرق سے نجات دیتا ہے اور دشمن
ہے اور بارش نازل فرماتا ہے اور ایسے ہی اُمور ان کی کرامت ہیں اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو
میں ان کے مشابہ ہوتا ہے پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کا سوال کرے جو گناہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ
کی وجہ سے اس کے سوال کو پورا فرما دیتا ہے اور اگر کوئی سوال کرنے والا کسی گناہ کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ
کر دے تو یہ اس سائل کے لیے مکر اور استدراج ہے۔(روح المعانی جز ٣٠ص ٤٣ دار الفکر بیروت ١٤١٧ھ)

علامہ اسماعیل حقی متوفی ١١٣٧ھ لکھتے ہیں:

نیک روحیں بدن سے جدا ہونے کے بعد "المدبرات" کا مصداق ہیں (الیٰ قولہ) پس جب
میں ہے اور وہ اس جہان میں تدبیر کرتی ہے پس جب وہ روح بدن سے جدا ہونے کے بعد اس جہان
منتقل ہو جاتی ہے تو اس کی تدبیر اور تاثیر بہت زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ انسان کا جسم روح کے لیے حجاب
کہ جب سورج کے لیے بادل حجاب نہ ہوں تو اس کی دھوپ بہت تیز اور سخت ہوتی ہے۔
(روح البیان ج ١٠ص ٣٢٣ دار احیاء التراث

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس دن لرزائے گی لرزانے والی O پھر اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی
دل لرز رہے ہوں گے O دہشت سے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی O وہ کہتے ہیں: کیا ہم ضرور
طرف لوٹائے جائیں گے؟ O کیا جب ہم گلی ہوئی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ O وہ کہتے ہیں: پھر تو یہ
ہوگی O وہ ضرور صرف ایک جھڑکی ہوگی O پھر وہ اچانک (حشر کے) کھلے میدان میں ہوں گے O

قیامت کے احوال اور "راجفة" کا معنیٰ

اس آیت میں فرمایا ہے: "یوم ترجف الراجفة" اور یوم پر زبر اس لیے ہے کہ وہ فعل محذوف
ہے "لتبعثن" یعنی تم ضرور زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے جس دن لرزائے گی لرزانے والی O
اس پر یہ اعتراض ہے کہ لرزائے گی لرزانے والی اس سے پہلا صور پھونکنا مراد ہے حالانکہ
پھونکنے کے وقت زندہ کیا جائے گا اس کا جواب یہ ہے کہ النّٰزِعٰت: ٧ میں دوسرے صور کے پھونکنے کا
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ (النّٰزِعٰت: ٧) پھر اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی
"راجفة" کے لغت میں دو معنی ہیں: ایک معنی حرکت ہے قرآن مجید میں ہے: